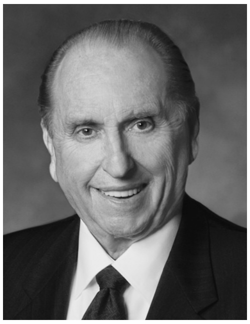

صدر تھامس ایس۔ مانسن

شکر گزاری کا الٰہی تحفہ

ایک شکر گزار دل . . . ہمارے آسمانی باپ اور اُس کی برکات کی شکر گزاری کے لئے اور اُن سب کی شکر گزاری کے اظہار سے آتا ہے وہ جو ہمارے ارد گرد ہیں اور جو کچھ وہ ہماری زندگیوں میں لاتے ہیں۔

یہ ایک شاندار سیشن رہا ہے۔ جب کلیسیا کے صدر کے طور پر مجھے مقرر کیا گیا، تو میں نے کہا، ایک کام میں اپنے طور پر لوں گا۔ میں خیمہ اجتماع کی کوائر کا مشیر ہوں گا۔" مجھے اپنی کوائر پر بہت فخر ہے۔

ایک دفعہ میری والدہ نے مجھے کہا، "ٹامی، مجھے اُس سب پر بہت فخر ہے جو تم نے کیا ہے۔ مگر ایک رائے میں تمہیں دینا چاہتی ہوں۔ تمہیں پیانو کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔"

پس میں پیانو کے پاس گیا، اور اُس کے لئے اُس کی سالگرہ پارٹی پر ایک گیت Here we go, [here we go] بجایا۔"[1] پھر میں نے اُس کی پیشانی کو چوما، اور اُس نے مجھے گلے لگایا۔

میں نے اُس کے بارے سوچا۔ میں نے اپنے باپ کے بارے سوچا۔ میں نے اُن ساری جنرل اتھارٹیز کے بارے سوچا جو مجھ پر، اور دوسروں پر اثر رکھتی تھیں، بشمول اُن بیواؤں کے، جن میں سے ۸۵ سے ملاقات کی اور پکانے کے لئے ایک مرغی لے کر گیا، اور بعض اوقات اُن کے لئے تھوڑا سا جیب خرچ۔

ایک سے میں رات گئے ملاقات کرنے گیا۔ نصف شب بیت چکی تھی، اور میں نرسنگ ہوم گیا، تو استقبالیہ پر بیٹھی خاتون نے کہا، "مجھے یقین ہے کہ وہ سوئی ہوئی ہے، مگر اُس نے مجھے اُسے اُٹھانے کی یقین دہانی کروائی تھی۔ کیوں کہ اُس نے کہا تھا، "میں جانتی ہوں، وہ آئے گا"۔

میں نے اُس کا ہاتھ تھاما؛ اُس نے میرا نام پکارا۔ وہ جاگی ہوئی تھی۔ اُس نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا اور کہا، "میں جانتی تھی تم آؤ گے۔" میں کیسے نہ آتا؟

خوبصورت موسیقی ایسے مجھے چھوتی ہے۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو، ہم نے سچائی، اُمید اور محبت کی روح پھونکنے والے پیغامات سنے۔ ہمارے خیالات اُس کی طرف مُڑے جس نے ہمارے گناہوں کی خاطر کفارہ دیا، جس نے ہم کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور یہ کہ دعا کیسے کرنی ہے، اور جس نے اُس نے اپنے اعمال سے خدمت کی برکات کا مظاہر کیا، حتیٰ کہ ہمارے خداوند اور منجی، یسوع مسیح۔

لوقا کی کتاب، اُس کے ۱۷ویں باب میں ہم اُس کے بارے پڑھتے ہیں:

"اور ایسا ہوا کہ یروشلیم کو جاتے ہوئے وہ سامریہ اور گلیل کے بیچ سے ہو کر جا رہا تھا۔

"اور ایک گاؤں میں داخل ہوتے وقت دس کوڑھی [اُس کو ملے]:

"اُنہوں نے دُور کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا اے یسوع! اَے صاحب! ہم پر رحم کر۔

"اُس نے اُنہیں دیکھ کر کہا جاؤ اپنے تئیں کاہنو کو دِکھاؤ اور اَیسا ہوا کہ وہ جاتے جاتے پاک صاف ہوگئے۔

"پھر اُن میں سے ایک یہ دیکھ کر کہ میں شِفا پا گیا بلند آواز سے خُدا کی تمجید کرتا ہوا لَوٹا،

"اور مُنہ کے بل یسوع کے پاؤں پر گر کر اُس کا شکر کرنے لگا؛ اور وہ سامری تھا۔

"یسوع نے جواب میں کہا کیا دسوں پاک صاف نہ ہوئے؟ پھر وہ نو کہاں ہیں؟

"کیا اِس پردیسی کے سِوا اور نہ نکلے جو لَوٹ کر خُدا کی تمجید کرتے؟

"پھر اُس سے کہا اُٹھ کر چلا جا تیرے ایمان نے تُجھے اچھا کیا ہے۔"[2]

اس الٰہی مداخلت کے باعث وہ جو کوڑھی تھے اُنہوں نے ایک بے رحم اور قریب المرگ بیماری سے رہائی پائی اور اُن کو نئی زندگی بخشی گئی۔ ایک کوڑھی جس نے شکریے کا اظہار کیا اُس نے مالک سے انعام میں برکت پائی، جب کہ باقی کے نو کوڑھی جنہوں نے شکریہ ادا نہ کیا وہ اُن سے مایوس ہوا۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو، کیا ہم ملنے والی برکات کا شکریہ ادا کرنا یاد رکھتے ہیں؟ مخلصی سے شکریہ ادا کرنا نہ صرف ہماری برکات کو پہچاننے میں مدد کرتا ہے، بلکہ یہ آسمان کے دریچوں کو بھی کھولتا ہے اور خُدا کی محبت کو محسوس کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

میرے عزیز دوست، صدر ہنکلی نے فرمایا، ”جب آپ اپنی زندگی شکر گزاری سے گزارتے ہیں، تو آپ تکبر، اور گمان اور خود فریبی کی زندگی نہیں گزارتے ہیں، بلکہ آپ شکر گزاری کی روح کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں جو آپ کی زندگیوں کو موزوں اور بابرکت بنائے گی۔“[3]

بائبل مقدس میں متی کی کتاب میں ہم کو شکر گزاری کا ایک اور بیان ملتا ہے، اس مرتبہ نجات دہندہ کی طرف سے اظہار کے طور پر۔ جب اُس نے تین دن تک بیابان میں سفر کیا، تو کوئی چار ہزار (۴۰۰۰) سے زیادہ لوگ اُس کے پیچھے تھے اور اُس کے ساتھ سفر کیا۔ اُس کو اُن پر ترس آیا، کیوں کہ وہ لوگ مسلسل تین دن سے بھوکے تھے۔ تاہم اُس کے شاگردوں نے سوال کیا، ”بیابان میں ہم اتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ ایسی بڑی بھیڑ کو سیر کریں؟“ ہم میں سے بہت ساروں کی طرح شاگردوں نے بھی اُسی چیز کو دیکھا جو ناکافی تھی۔

”یسوع نے اُن سے کہا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ اُنھوں [شاگردوں] نے کہا سات اور تھوڑی سے چھوٹی مچھلیاں بھی ہیں۔

”اُس [یسوع] نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں۔

”اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لے کر شکر کیا اور اُنھیں توڑ کر شاگردوں کو دیتا گیا اور شاگرد لوگوں کو۔“

غور کریں کہ جو کچھ اُن کے پاس تھا نجات دہندہ نے اُس کے لئے شکر گزاری کی اور معجزہ رونما ہوا: ”اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھرے ہوئے سات ٹوکرے۔“[4]

ہم سب نے ایسے اوقات کا تجربہ کیا ہے جب ہم اپنی برکات کی نسبت ناکافی چیز پر توجہ دیتے ہیں۔ یونانی فلاسفر اپی قوریا نے کہا، ”دانا شخص وہ ہے جو اُن چیزوں پر افسوس نہیں کرتا جو اُس کے پاس نہیں ہیں، بلکہ اُن پر خوش ہوتا ہے جو اُس کے پاس ہیں۔“[5]

شکر گزاری ایک الٰہی اصول ہے۔ خداوند نے نبی جوزف سمتھ کو دیئے جانے والے ایک مکاشفہ میں اعلان کیا:

”ہم کو اپنی ساری چیزوں میں خداوند اپنے خدا کی شکر گزاری کرنی چاہیے . . .

”انسان کسی چیز میں بھی خدا کو دلگیر نہ کرے، اور اُس کا غضب کسی کے خلاف نہیں بھڑکتا، ماسوائے اُن کے جو ساری چیزوں میں اُس کی قدرت کا اعتراف نہیں کرتے ہیں۔“[6]

مورمن کی کتاب میں ہم کو بتایا گیا ہے ”اُن بہت سی مہربانیوں اور برکات کے لئے جو [خُداوند] نے تمہیں بخشی ہیں، تُم ہر روز خُدا کی شکر گزاری میں بسر کرو۔“[7]

ہمارے حالات سے قطع نظر، ہم میں سے ہر ایک کے پاس بہت کچھ ہے جس کے لئے شکر گزاری کرنی چاہیے اگر ہم صرف توقف کریں اور اپنی براکت پر غور کریں۔

زمین پر رہنے کا یہ ایک شاندار وقت ہے۔ جب کہ آج کل زمین پر بہت ساری چیزیں خراب، اور بہت ساری چیزیں درست اور اچھی بھی ہیں شادیاں ہیں جو کامیاب ہیں، والدین ہیں جو اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں اور اُن کے لئے قربانیاں دیتے ہیں، وہ دوست جو ہمارا خیال رکھتے ہیں اور ہماری مدد کرتے ہیں، معلمین جو ہم کو پڑھاتے ہیں۔ ہماری زندگیاں بے شمار طریقوں سے بابرکت ہیں۔

ہم اُس صورت میں بھی اپنے آپ کو اور دوسروں کو ترقی دے سکتے ہیں جب ہم منفی خیالات کو برقرار رکھنے سے انکار کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں شکر گزاری کے رویے کا ذوق پیدا کرتے ہیں۔ اگر ناشکر گزاری سنجیدہ گناہوں کے درمیان اہم درجہ رکھتی ہے، تو پھر شکر گزاری پاکیزہ چیزوں میں سب سے عالی شان ہے۔ کسی نے فرمایا ہے کہ ”شکر گزاری نہ صرف پاکیزہ چیزوں میں سب سے عالی شان ہے، بلکہ دیگر تمام اچھائیوں کا منبع ہے۔[8]

ہم اپنے دلوں میں شکر گزاری کے رویے کا ذوق کس طرح سے پیدا کر سکتے ہیں؟ صدر جوزف ایف۔ سمتھ کلیسیا کے چھٹے صدر نے اس بارے جواب دیا۔ اُس نے فرمایا: ”شکر گزار شخص دنیا میں شکر گزار ہونے کے لئے بہت کچھ دیکھتا ہے اور اُس کے نزدیک دنیا میں نیکی کی طاقت بدی سے زیادہ ہے۔ محبت حسد کو بے بس کر دیتی ہے، اور روشنی اُس کی زندگی سے تاریکی کو نکال باہر کرتی ہے۔“ اُس نے جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ”تکبر ہماری شکر گزاری کو تباہ کرتا ہے اور اس کی جگہ خود غرضی کو قائم کر دیتا ہے۔ پُر محبت اور شکر گزار روح کی موجودگی میں ہم کس قدر خوش ہیں، اور دعائیہ زندگی سے اور خدا اور انسان کے لئے شکر گزار رویے سے ذوق کو ترتیب دینے کے لئے ہم کو کس قدر محتاط ہونا چاہیے!“[9]

صدر سمتھ ہم کو بتا رہے ہیں کہ دعائیہ زندگی شکر گزاری کا رویہ رکھنے کی ایک کنجی ہے۔

کیا مادی چیزیں ہم کو خوش اور شکر گزار بناتی ہیں؟ شائد وقتی طور پر۔ تاہم، وہ چیزیں جو گہری اور دیرپا خوشی اور شکر گزاری مہیا کرتی ہیں وہ ایسی چیزیں ہیں جن کو دولت نہیں خرید سکتی ہے یعنی: ہمارے خاندان، انجیل، اچھے دوست، ہماری صحت، ہماری قابلیتیں، اور وہ محبت جو ہم اپنے ارد گرد والوں سے پاتے ہیں۔ بد قسمتی سے، یہ چند وہ چیزیں ہیں جن کو ہم بغیر کسی سوچ یا داد و تحسین کے استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔

انگریز مصنف آلڈس ہکسلے نے تحریر کیا، ”بہت سارے انسانوں کے پاس کسی سوچ یا داد و تحسین کے بغیر چیزوں کو استعمال کرنے کی قریب قریب لامحدود قابلیت ہے“[10]

اکثر ہم اُن لوگوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ہماری شکر گزاری کے انتہائی مستحق ہوتے ہیں۔ اُس وقت تک انتظار نہ کریں کہ ہمیں اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنے میں

بہت دیر ہو جائے۔ ایک کھوئے ہوئے عزیز کے بارے بات کرتے ہوئے، ایک شخص نے اپنے افسوس کو اس طرح سے بیان کیا؛ "میں خوشی کے اُن دنوں کو یاد کرتا ہوں، اور اکثر میں خواہش کرتا ہوں کہ میں مردہ کانوں میں اُس شکر گزاری کے لئے بول سکتا جس کا وہ زندگی میں مستحق تھا اور جو اُس کو کبھی کبھار ملی تھی۔"[۱]

کسی عزیز کا کھو جانا جو لازماً ہمارے دلوں کے لئے کچھ اداسی لاتا ہے۔ آئیں انسانی طور پر جس قدر ممکن ہو کثرت سے اپنی محبت کا اظہار کرنے اور اُن کی شکر گزاری کرنے کے باعث ان احساسات کو کم سے کم کریں۔ ہم کبھی بھی نہیں جانتے کہ یہ جلدی کس قدر تاخیر سے ہو سکتی ہے۔

پھر، ایک شکر گزار دل، ہمارے آسمانی باپ کی برکات کے لئے اُس کی شکر گزاری کا اظہار کرنے سے آتا ہے اور اُن کا جو ہمارے گرد ہوتے ہیں اُس سب کچھ کے لئے جو وہ ہماری زندگیوں میں لاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمیں حقیقی طور پر سیکھنے اور شکر گزاری کے رویے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے کم از کم باخبر کوشش کی ضرورت ہوتی ہے ـــــ اکثر ہم شکر گزاری محسوس کرتے ہیں اور اپنے شکریے کے اظہار کا ارادہ کرتے ہیں مگر ایسا کرنا فراموش کر دیتے ہیں یا اس کو کرتے ہی نہیں۔ کسی نے کہا ہے کہ "شکر گزاری کو محسوس کرنا اور اِس کا اظہار نہ کرنا یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی تحفے کو لپیٹ تو لیتا ہے مگر پیش نہیں کرتا ہے۔"[۲]

جب ہم اپنی زندگیوں میں چنوتیوں اور مسائل کا مقابلہ کرتے ہیں، تو اکثر ہمارے لئے اپنی برکات پر توجہ مرکوز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم، اگر ہم کافی جانفشانی سے ڈھونڈتے ہیں اور کافی جانفشانی سے تحقیق کرتے ہیں تو جس قدر ہم کو دیا گیا ہے ہم اُسی قابلیت سے محسوس کرنے اور پہچاننے کے قابل ہوں گے۔

میں آپ کو ساتھ ایک خاندان کی سرگزشت بیان کرتا ہوں جس کو سنجیدہ چنوتیوں کے عین درمیان میں برکات ملیں۔ جس کو میں نے کئی سال پہلے پڑھا تھا اور اس میں پیش کئے جانے والے پیغام کے باعث سنبھالا ہے۔ اس کو گورڈن گرین نے لکھا تھا اور یہ کوئی ۵۰ سال پہلے ایک امریکی رسالے میں شائع ہوا تھا۔

گورڈن بتاتا ہے کہ کس طرح سے وہ کینیڈا کے ایک فارم پر پلا بڑھا، جہاں وہ اُور اُس کے خاندان کے اور بچوں کو سکول سے گھر جانے کی جلدی ہوتی تھی جب کہ دوسرے بچے گیند کے ساتھ کھیلتے اور پیراکی کرنے جاتے۔ تاہم، اُن کا باپ، یہ بات سمجھانے میں اُن کی مدد کرنے کے قابل تھا کہ اُن کا وقت کسی کام کے لئے قیمتی تھا۔ خاص طور پر یہ فصل کاٹنے کے بعد اُس وقت حقیقت ہوتا جب خاندان شکر گزاری کی تقریب مناتا، اُس دن اُن کا باپ ایک عظیم تحفہ دیتا۔ جو کچھ اُن کے پاس ہوتا تھا وہ اُن میں سے ہر ایک چیز کی فہرست لیتا۔

شکر گزاری والے دن کی صبح وہ اُن کو سیب کی بوتلوں، چقندر کے ٹوکروں، ریت میں بند گاجروں، اور بوروں میں بند آلوؤں کے ڈھیر کے ساتھ ساتھ مٹر، مکی، لوبیا، جیلیاں، سٹرابیریز، اور دوسری محفوظ چیزوں کو گودام میں لے جاتا جو گودام کے طاقچوں کو بھر دیتیں۔ اُس کے بچے ہر چیز کو بڑی احتیاط سے گنتے تھے۔ پھر وہ گودام میں جاتے اور دیکھتے کہ وہاں پر کتنے ٹن گھاس پڑی ہے اور اناج کے گودام میں کتنے من اناج پڑا ہے۔ وہ گائے، سؤر، مرغیوں، ٹرکی، اور بطخوں کو گنتے۔ اُن کا باپ کہتا تھا کہ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اُن کے پاس خوراک اور دیگر ضروریات کے لئے کیا کچھ ہے، مگر وہ جانتے تھے کہ حقیقت میں وہ اُن کو اُس ضیافت کے دن احساس دلانا چاہتا تھا کہ خدا نے اُن کو کس قدر برکات سے نوازا ہے، اور اُن کے کام کے بدلے کس قدر انعام دیا ہے۔ بالآخر، جب وہ ضیافت پر بیٹھتے جو اُن کی ماں نے تیار کی ہوتی تھی، تو وہ برکات کو محسوس کرتے۔

گورڈن بتاتا ہے، تاہم، جس انتہائی اہم شکر گزاری کو وہ یاد کرتا تھا وہ اُس سال کی تھی، جب شکر گزاری کے لئے کچھ خاص بات نہ تھی۔

وہ سال اچھا شروع ہوا: اُن کے پاس گھاس، بہت زیادہ بیج، سوئر کے چار بچے، بچ گئے تھے، اور اُن کے باپ کے پاس تھوڑی رقم بھی تھی جو اُس نے الگ رکھ لی تھی تاکہ کسی دن وہ گھاس اٹھانے اور لے جانے والی مشین خرید سکے ، ایک شاندار مشین جس کو حاصل کرنے کے بارے زیادہ تر کسان صرف خواب ہی دیکھتے تھے۔ اور اسی سال اُن کے گاؤں میں بجلی آئی تھی اگرچہ اُن کے گھر میں نہیں آئی تھی کیوں کہ اُن کے پاس اتنے وسائل نہ تھے۔

ایک رات گورڈن کی ماں جب بہت زیادہ کپڑے دھو رہی تھی، تو اُس کا باپ آگے بڑھا اور دھونے کے لئے اپنی باری لی اور اپنی بیوی سے کہا کہ وہ آرام کرے اور اپنا سوئیٹر بُننے کا کام کرے۔ اُس نے کہا، "تم سونے سے زیادہ اپنا وقت اس کپڑے دھونے کے کام میں صرف کرتی ہو۔ کیا تم خیال کرتی ہو کہ بجلی حاصل کرنے کے لئے ہم کو تم پر رحم کرنا چاہیے؟" اگرچہ وہ اس بات سے خوش ہو کر آپے سے باہر ہو گئی، مگر جب اُس نے گھاس اُٹھانے والی مشین کے بارے سوچا جو خریدی نہ جا سکتی تھی تو اُس کے آنسو نکل پڑے۔

پس اُس سال بجلی کی تار اُن کی گلی میں گئی۔ اگرچہ یہ کوئی گمان کی بات نہ تھی، پھر بھی اُنہوں نے کپڑے دھونے کی مشین خریدی جو سارا دن خود ہی کام کرتی اور روشنی والے شاندار بلب جو ہر ایک چھت پر جھومتے تھے۔ اب کوئی لیمپ نہیں تھے جن کو تیل سے بھرنا ہوتا تھا، کوئی بتیاں نہ تھیں جن کو تراشنا پڑتا تھا، اور نہ ہی کالی چمنیاں تھیں جن کو دھونا پڑتا تھا۔ لیمپوں کو بالاخانہ میں رکھ دیا گیا تھا۔

اُن کے فارم پر بجلی کا آنا تقریباً اُن کے لئے آخری اچھی بات تھی جو اُن کے ساتھ اُس سال ہوئی تھی۔ جوں ہی اُن کی فصلیں کٹ کر زمین پر گرنا شروع ہوئیں، بارشیں شروع ہو گئیں۔ جب پانی پیچھے ہٹا، تو کوئی ایک پودا

بھی نہ بچا تھا۔ اُنھوں نے فصلیں لگائیں، مگر مزید بارشوں نے فصلوں کو زمین میں دھنسا دیا۔ اُن کے آلو گارے میں بوسیدہ ہو گئے۔ اُنھوں نے چند ایک گائیں اور سارے سُور اور کچھ اور مویشی بیچے جن کو رکھنے کا ارادہ تھا، اُن کے بدلے بہت کم قیمتیں ملیں کیوں کہ ہر دوسرا شخص یہی کچھ کر رہا تھا۔ اور اُس سال سب کچھ جو اُنھوں نے کاٹا وہ تھوڑے سے ٹکڑے پر شلجم تھے جو طوفانوں میں کچھ حد تک بچ گئے تھے۔

شکر گزاری کا دن پھر آ گیا۔ اُن کی ماں نے کہا، "اچھا ہو گا اگر اس سال ہم اس کو بھول جائیں۔ ہمارے پاس تو ایک بطخ بھی نہیں بچی۔"

تاہم، شکر گزاری والے دن کی صبح، گورڈن کے باپ نے ایک خرگوش دکھایا اور اپنی بیوی سے اسے پکانے کو کہا۔ بے دلی سے اُس نے اس کو پکانا شروع کیا، اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس کو پکانے میں بہت وقت لگے گا کیوں کہ اس بوڑھے خرگوش کا گوشت دیر سے گلے گا۔ بالآخر جب یہ بچ جانے والے چند شلجموں کے ساتھ میز پر آیا، تو بچوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔

گورڈن کی ماں چلائی، اور پھر اُس کے باپ نے ایک عجیب کام کیا۔ وہ بالا خانہ پر گیا، تیل کا ایک لیمپ لیا، اس کو واپس میز پر لایا، اور روشن کیا۔ اُس نے بچوں کو کہا کہ وہ بجلی کی روشنیاں بند کر دیں۔ جب پھر سے لیمپ کی روشنی ہو گئی، تو وہ مشکل سے اس بات پر یقین کر سکتے تھے کہ پہلے اس قدر اندھیرا ہوتا تھا۔ وہ حیران تھے کہ وہ ان چمک دار روشنیوں کے بغیر چیزوں کو کیسے دیکھتے تھے جن کو دیکھنا بجلی نے ممکن بنایا ہے۔

کھانے کو برکت دی گئی، اور سب نے کھایا۔ جب شام کا کھانا ختم ہوا، تو سارے خاموشی سے بیٹھ گئے۔ گورڈن تحریر کرتا ہے:

"پرانے لیمپ کے فروتن دھندلکے میں ہم نے پھر سے ہر چیز کو واضح طور پر دیکھنا شروع کیا۔ . .

"یہ ایک خوبصورت کھانا [تھا]۔ اُس خرگوش کا گوشت ٹرکی کی طرح لگ رہا تھا اور شلجموں کو نرم ہونے کے ناطے ہم یاد کر سکتے تھے۔ . . .

"... [ہمارا] گھر کو ...، جس سب کچھ کی ضرورت تھی، وہ ہمارے [لئے] بہت اچھا تھا۔"[13]

میرے بھائیو اور بہنو، شکر گزاری کا اظہار کرنا انتہائی مہربانی اور عزت کی بات ہے، شکر گزاری کا نمونہ ایک فیاض اور عالی شان چیز ہے، مگر اپنے دلوں میں ہمیشہ شکر گزاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا آسمانوں کو چھونا ہے۔

اس صبح جب میں اس کو ختم کرتا ہوں، تو میری یہ دعا ہے کہ باقی سب چیزوں کے اضافے میں جن کے لئے ہم شکر گزار ہوتے ہیں، ہم ہمیشہ اپنے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے لئے شکر گزاری کا مظہر ہو سکتے ہیں۔ اُس کی جلالی انجیل زندگی کے عظیم ترین سوالوں کا جواب مہیا کرتی ہے: ہم کہاں سے آئے تھے؟ ہم یہاں پر کیوں ہیں؟ جب ہم مر جاتے ہیں تو ہماری روحیں کہاں جاتی ہیں؟ وہ لوگ جو تاریکی میں رہتے ہیں انجیل اُن کو الٰہی سچائی کی روشنی میں لاتی ہے۔

اُس نے ہم کو سکھایا کہ دعا کیسے کرنی ہے۔ اُس نے ہم کو سکھایا زندگی کیسے گزارنی ہے۔ اُس نے ہم کو سکھایا مرنا کیسے ہے؟ اُس کی زندگی محبت کی میراث ہے۔ اُس نے بیماروں کو شفا دی؛ اُس نے کچلے ہوؤں کو اُوپر اٹھایا؛ اور گناہ گاروں کو بچایا۔

بالآخر وہ تنہا کھڑا ہوا۔ کچھ رسولوں نے شک کیا؛ ایک نے اُس سے دھوکہ کیا۔ رومی سپاہیوں نے اُس کے نیزہ مارا۔ طیش میں آئی ہوئی بھیڑ نے اُس کی جان لے لی۔ پھر بھی گلگتا کی پہاڑی سے اُس کے رحم بھرے الفاظ گونجے: اے باپ! اِن کو معاف کر کیوں کہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔"[14]

یہ "مردِ غم ناک، ... رنج کا آشنا" کون تھا؟[15]

"یہ جلال کا بادشاہ کون ہے،"[16] یہ خداوندوں کا خداوند کون ہے؟ وہ ہمارا مالک ہے۔ وہ ہمارا نجات دہندہ ہے۔ وہ ابنِ خُدا ہے۔ وہ ہماری نجات کا مصنف ہے۔ وہ اشارہ کرتا ہے، "میرے پیچھے چلے آؤ۔"[17] وہ ہدایت کرتا ہے، "جا، تو بھی ایسا ہی کر۔"[18] وہ التجا کرتا ہے "میرے حکموں پر عمل کرو۔"[19]

آئیں اُس کے پیچھے چلیں، آئیں اُس کی تقلید کریں۔ آئیں اُس کے کلام کی فرماں برداری کریں۔ ایسا کرتے ہوئے ہم اُس کو شکر گزاری کا الٰہی تحفہ دیتے ہیں۔

میری مُخلص اور سنجیدہ دعا ہے کہ ہم اپنی انفرادی زندگیوں میں شکر گزاری کی نادر خوبی کا اظہار کریں۔ خدا کرے یہ ہماری روحوں میں اب اور ہمیشہ کے لئے سرایت کر جائے۔ یسوع مسیح ہمارے نجات دہندہ کے نام میں، آمین۔

نوٹس

۱۔ John Thompson, "Birthday Party," *Teaching Little Fingers to Play* (۱۹۳۶)، ۸
۲۔ لوقا ۱۷:۱۱–۱۹
۳۔ *Teachings of Gordon B. Hinckley* (۱۹۹۷)، ۲۵۰۔
۴۔ دیکھئے متی ۱۵:۳۲–۳۸؛ تاکید شامل ہے
۵۔ *The Discourses of Epictetus; with the Encheiridion and Fragments*, trans. George Long (1888), 429.
۶۔ تعلیم و عہد ۵۹:۷، ۲۱
۷۔ ایلما ۳۴:۳۸
۸۔ Cicero, in *A New Dictionary of Quotations on Historical Principles*, sel. H. L. Mencken (1942), 491.
۹۔ جوزف ایف۔ سمتھ، انجیلی تعلیمات، پانچواں ایڈیشن۔ (۱۹۳۹)، ۲۶۳
۱۰۔ آلڈس ہکسلے، *Themes and Variations* (۱۹۵۴)، ۶۶
۱۱۔ ولیم ایچ۔ ڈیویز، *The Autobiography of a Super-Tramp* (۱۹۰۸)، ۴
۱۲۔ William Arthur Ward, in Allen Klein, comp., *Change Your Life!* (2010), 15
۱۳۔ H. Gordon Green, "The Thanksgiving I Don't Forget," *Reader's Digest*، نومبر ۱۹۵۶، ۶۹–۷۱ سے اختیار کردہ
۱۴۔ لوقا ۲۳:۳۴
۱۵۔ یسعیاہ ۵۳:۳
۱۶۔ زبور ۲۴:۸
۱۷۔ متی ۴:۱۹
۱۸۔ لوقا ۱۰:۳۷
۱۹۔ یوحنا ۱۴:۱۵

© 2010 by Intellectual Reserve, Inc. جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ انڈیا میں چھپا۔ اجازت برائے انگریزی: 6/09۔ اجازت برائے ترجمہ: 6/09۔ First Presidency Message, November 2010 کا Urdu ترجمہ۔ 434 09371

ہمارے وقت کے لئے تعلیمات

چوتھے اتوار کو ملک صدق کہانت اور ریلیف سوسائٹی کے اسباق "ہمارے وقت کے لئے تعلیمات" کے لئے وقف کئے جائیں گے۔ ہر ایک سبق حالیہ جنرل کانفرنس میں دیئے جانے والے ایک یا زیادہ خطابات سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ سٹیک اور ڈسٹرکٹ کے صدور انتخاب کر سکتے ہیں کہ کون سے خطابات استعمال کرنے چاہیے، یا وہ یہ ذمہ داری بشپ صاحبان اور برانچ کے صدور کو تفویض کر سکتے ہیں۔ رہنماؤں کو ملک صدق کہانت کے بھائیوں اور ریلیف سوسائٹی کی بہنوں پر اس قدر کے لئے زور دینا چاہیے کہ وہ اُن اتواروں میں انہی خطابات کا مطالعہ کریں۔

وہ جو چوتھے اتوار کے اسباق میں شریک ہوتے ہیں اُن کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ جماعت میں حالیہ ترین جنرل کانفرنس کے رسالے کے شمارے لائیں اور مطالعہ کریں۔

خطابات سے سبق تیار کرنے کے لئے تجویزیں

دعا کریں کہ جب آپ مطالعہ کریں گے اور خطاب کی تعلیم دیں گے تو پاک روح آپ کے ساتھ ہو گا۔ دوسرے مواد کو استعمال کرتے ہوئے اسباق کی تیاری کے لئے آپ کو آزمایا جا سکتا ہے، مگر کانفرنس کے خطابات منظور شدہ نصاب ہیں۔ آپ کا کام دوسروں کی سیکھنے میں مدد کرنا اور خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے جو کہ حالیہ ترین کلیسیائی کانفرنس میں سکھائی گئی ہے۔

اصول اور تعلیمات دیکھنے کے لئے خطابات کی نظر ثانی کریں جو جماعت کے ارکان کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ خطابات سے کہانیوں، صحیفائی حوالہ جات، اور بیانات کو دیکھیں جو ان سچائیوں کو سکھانے میں آپ کی مدد کریں گی۔

ایک خاکہ تیار کریں کہ کس طرح سے ان اصولوں اور تعلیمات کو سکھانا ہے۔ آپ کے تیار کردہ خاکہ میں سوالات شامل ہوں جو جماعت کے ارکان کی مدد کریں۔

- خطابات میں سے اصولوں اور تعلیمات کو دیکھیں۔
- اُن کے مفہوم کے بارے سوچیں
- فہم، خیالات، تجربات، اور گواہیوں کو بیان کریں۔
- اِن اصولوں اور تعلیمات کا اطلاق اُن کی زندگیوں میں کریں۔

مہینے	چوتھے اتوار کے لئے سبقی مواد
نومبر ۲۰۱۰–اپریل ۲۰۱۱	*لیحونا نومبر ۲۰۱۰ء میں شائع کردہ خطابات
مئی ۲۰۱۰–اکتوبر ۲۰۱۰	*لیحونا مئی ۲۰۱۰ء میں شائع کردہ خطابات

* یہ خطبات (بہت ساری زبانوں میں) conference.lds.org پر دستیاب ہیں۔

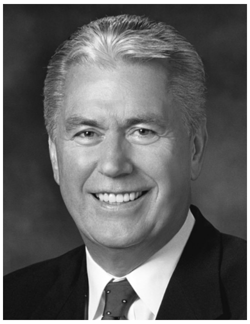

صدر ڈیٹر ایف۔ اُکڈورف
صدارتی مجلس اعلیٰ میں مشیر دوم

اُن چیزوں کے بارے جو انتہائی اہم ہیں

اگر زندگی اس کی تیز رفتاری اور بہت ساری صعوبتیں اسے آپ کے لئے خوشی کی مانند محسوس کرنا مشکل بنا دیں، تو شائد یہ بہتر وقت ہے کہ آپ پھر سے غور کریں کہ کون سے معاملات انتہائی اہم ہیں۔

یہ ایک قابل غور بات ہے کہ ہم فطرت کا مطالعہ کرتے ہوئے زندگی کے بارے کس قدر سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سائنس دان درخت کے دائروں کو دیکھ سکتے ہیں اور علم کے مطابق موسم اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال پہلے نشوونما پانے والے حالات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ایک اہم چیز جو ہم درختوں کی نشوونما کے مطالعہ سے سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ اُن موسموں کے دوران جب حالات مثالی ہوتے ہیں، درخت حسب معمول شرح سے نشوونما پاتے ہیں۔ تاہم، اُن موسموں کے دوران جب نشوونما کی حالتیں مثالی نہیں ہوتیں، تو درختوں کی نشوونما کم ہو جاتی ہے اور وہ بقا کے واسطے اپنی توانائی اپنے بنیادی ضروری عناصر کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

اس بات پر آپ سوچ سکتے ہیں، ”وہ سب کچھ تو عمدہ اور اچھا ہے مگر ایک جہاز اُڑانے کے ساتھ کیا کرنا ہے ؟! اچھا، میں آپ کو اس بارے بتاتا ہوں۔

کیا آپ نے کبھی ہوائی جہاز کے سفر اور ہچکولوں کا تجربہ کیا ہے؟ ان ہچکولوں کی ایک اہم وجہ ہوا کی چال میں اچانک تبدیلی ہے جو ہوائی جہاز کو اوپر نیچے حرکت میں لاتی، عمودی محور میں گھماتی اور جہاز کو اوپر نیچے اور پیچھے کو لے جاتی ہے۔ جب کہ جہاز کسی بھی چیز کی نسبت جس کا سامنا آپ ایک معمول کی فلائٹ میں کرتے ہیں اس سے زیادہ ہچکولوں کا سامنا کرنے کے واسطے بنائے جاتے ہیں، لیکن یہ پھر بھی مسافروں کے لئے بدحواسی کا سبب ہو سکتے ہیں۔

جب پائلٹ ہچکولوں کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کے خیال میں وہ کیا کرتے ہیں؟ ایک طالب علم پائلٹ سوچ سکتا ہے کہ رفتار کو تیز کرنا ایک اچھی حکمت عملی ہو گی کیوں کہ اس سے وہ ہچکولوں سے جلدی سے گزر جائے گا۔ مگر ہو سکتا ہے ایسا کرنا غلط بات ہو۔ پیشہ وارانہ پائلٹ سمجھتے ہیں کہ ایسے ہچکولوں سے گزرنے کے لئے رفتار مثالی ہونی چاہیے جو ہچکولوں کے منفی اثر کو کم کر دے گی۔ پس زیادہ تر وقت میں اس کا مطلب رفتار کو کم کرنا ہے۔ اسی اصول کا اطلاق سڑک پر لگنے والے ہچکولوں پر بھی کیا جاتا ہے۔

پس جب ایسے ناموافق حالات کا تجربہ کر رہے ہوں تو رفتار تھوڑی کم کرنا، راہ پر ثابت قدمی سے رہنا، اور ضروری چیزوں پر توجہ مرکوز رکھنا اچھی بات ہے۔

جدید زندگی کا سکون

سیکھنے کے لئے یہ سادہ مگر اہم سبق ہے۔ یہ اُس وقت منطقی معلوم ہو سکتا ہے جب ہم درختوں اور ہچکولوں کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اس کا اظہار کریں گے مگر یہ حیران کن بھی ہے کہ اس سبق کو نظرانداز کرنا کس قدر آسان ہے جب اس کا اطلاق ہماری اپنی روزمرہ زندگیوں میں ہو رہا ہوتا ہے۔ جب صعوبتوں کی شرح بڑھتی ہے، جب پریشانیاں ظاہر ہوتی ہیں، جب الم دستک دیتے ہیں، تو اکثر ہم غضب کی اسی حالت پر قائم رہنے کی کوشش کرتے ہیں یا یہ سوچ کر اپنی رفتار کو تیز کر دیتے ہیں، کہ جس قدر ہماری رفتار تیز ہو گی ہم اُس قدر بہتر رہیں گے۔

جدید زندگی کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ ہچکولوں اور رکاوٹوں سے قطع نظر بڑھتی ہوئی شرح سے حرکت کرتی دکھائی دیتی ہے۔

دیانت دار ہوں، کہ مصروفیت قدرے آسان ہے۔ ہم سب کاموں کی اُس فہرست کو دیکھ سکتے ہیں جو ہمارے شیڈول پر غالب آئیں گے۔ کچھ تو یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ اُن کی ذاتی قابلیت کا انحصار اُن کے کاموں کی لمبی فہرست پر ہے۔ وہ اپنے خالی وقت کو میٹنگوں اور چھوٹے چھوٹے کاموں سے مصروف رکھتے ہیں—— حتیٰ کہ صعوبت اور مشقت کے اوقات کے دوران بھی۔ کیوں کہ وہ غیر ضروری طور پر اپنی زندگیوں کو پیچیدہ کر لیتے ہیں، پس اکثر وہ بڑھی ہوئی مایوسی، کم ہوتی خوشی، اور اپنی زندگیوں میں معنی خیز باتوں کا بہت کم فہم رکھتے ہیں۔

یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی بھی جو نیکی حد سے گزرے، برائی بن سکتی ہے۔ کام کی مصروف ترین فہرستوں والے ہمارے ایام یقیناً اسی معیار پر پورا اُترتے ہیں۔ اس میں ایک مقام ایسا بھی آتا ہے جہاں تکمیلات رکاوٹیں اور ارادے مزاحمتیں بن جاتے ہیں۔

حل کیا ہے؟

دانا اس کو سمجھتے اور درخت کے دائروں اور ہوا کے بگولوں کا اطلاق کرتے ہیں۔ وہ روزمرہ زندگی کے غضب کی دوڑ میں آزمائشوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ وہ اس نصیحت کی پیروی کرتے ہیں، ''رفتار بڑھانے کی نسبت زندگی میں کچھ اور بھی بڑھ کر ہے۔''[1] مختصراً، وہ اُن چیزوں پر توجہ دیتے ہیں جو انتہائی اہم ہیں۔

ایلڈر ڈیلن ایچ۔ اوکس نے حالیہ جنرل کانفرنس میں، بتایا، ''ہم کو مزید بہتر یا بہترین چیزوں کو پانے کے لئے کچھ اچھی چیزوں سے پہلے سے ہی دست بردار ہو جانا چاہیے کیوں کہ وہ یسوع مسیح پر ایمان کو فروغ دیتی ہیں اور ہمارے خاندانوں کو مضبوط کرتی ہیں۔''[2]

بہترین چیزوں کی تلاش لازمی طور پر یسوع مسیح کی انجیل کے بنیادی اصولوں کی طرف رہنمائی کرے گی—اور سادہ اور خوبصورت سچائیوں کا انکشاف ہم پر حفاظت کرنے والے، ابدی، اور سب چیزوں کا علم رکھنے والے آسمانی باپ کی طرف سے ہو گا۔ وہ بنیادی تعلیمات اور اصول، جو سادہ اور بچے کے سمجھنے والے ہیں، وہ زندگی کے انتہائی مشکل ترین سوالات کے جوابات مہیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک خوبصورتی اور صفائی ہے جو اُس سادگی سے آتی ہے، جس کو بعض اوقات ہم مشکل حل کے لئے بھی نہیں سراہتے ہیں۔

مثال کے طور پر، یہ بات خلانوردوں اور سیارہ نوردوں کے زمین کا چکر لگانے کے زیادہ دیر بعد کی نہیں کہ اُنہوں نے محسوس کیا کہ بال پوائنٹ قلم نے خلأ میں کام نہ کیا۔ پس چند ہوشیار لوگوں نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کام شروع کر دیا۔ اس پر ہزاروں گھنٹے اور لاکھوں ڈالر خرچ ہوئے، اور بالآخر اُنہوں نے ایک ایسا قلم ایجاد کر لیا جو کہیں بھی، کسی بھی درجہ حرارت میں، اور کسی بھی سطح پر لکھ سکتا تھا۔ مگر جتنی دیر تک یہ مسئلہ حل نہ ہوا خلانوردوں اور سیارہ نوردوں نے کیسے کام چلایا؟

محض یہ کہ اُنہوں نے ایک پنسل کو استعمال کیا۔

لیونارڈو ڈونچی کا یہ کہتے ہوئے حوالہ دیا جاتا ہے کہ ''سادگی بہترین ہے۔''[3] جب ہم خوشی کے منصوبے اور نجات کے منصوبے کے بنیادی اصولوں کو دیکھتے ہیں، تو ہم اس کی یکسانیت اور سادگی میں آسمانی باپ کی حکمت کی خوبصورتی اور شان کو دیکھتے ہیں۔ پھر اُس کے حکموں پر عمل کرنا ہی ہماری حکمت کا آغاز ہے۔

بنیادی طاقت

یہ کہانی فٹ بال کے روائتی کوچ Vince Lombardi کی ایک رسم کے بارے بتائی گئی ہے۔ جس کا مظاہرہ اُس نے تربیت کے پہلے دن کیا۔ اُس نے فٹ بال کو پکڑا، اسے کھلاڑیوں کو دکھایا، جو کافی سالوں سے فٹ بال کھیل رہے تھے، اور کہا، ''جناب، یہ فٹ بال ہے۔'' اُس نے اس کے حجم اور صورت، اس کو ٹھوکر کیسے مارنی ہے، کیسے لے جانا ہے، یا کیسے دوسرے کی طرف پھینکنا ہے کے بارے بتایا۔ وہ ٹیم کو ایک خالی گراؤنڈ میں لے گیا اور کہا، ''یہ فٹ بال کا میدان ہے۔'' وہ اُن کو ساتھ لے کر اس کے طول و عرض کے بارے بتاتے ہوئے اس کے گرد گھوما، اس کی ساخت کے بارے، اس کے قوانین کے بارے، اور یہ بتاتے ہوئے کہ اس کھیل کو کس طرح سے کھیلنا ہے۔[4]

یہ کوچ جانتا تھا کہ یہ تجربہ کار کھلاڑی، اور ٹیم، صرف ان بنیادی اصولوں میں ماہر ہوتے ہوئے ہی عظیم بن سکتے تھے۔ وہ اپنا وقت کھیل کی پیچیدہ مشق کرتے ہوئے گزار سکتے تھے، مگر جب تک وہ کھیل کے بنیادی اصولوں میں ماہر نہ ہوتے، وہ کبھی بھی اول ٹیم نہ بن سکتے تھے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ ہم میں سے بہت سارے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ یہ بنیادی اصول کتنے اہم ہیں۔ یہ محض ایسا ہے کہ بعض اوقات ہماری توجہ اُن بہت ساری چیزوں کی طرف چلی جاتی ہے جو ہم کو زیادہ پھسلاتی ہیں۔

طباعت شدہ مواد، ابلاغ کے وسیع ذرائع، برقی آلات اور تدبیریں—سب مددگار ہیں اگر اُن کو مناسب طور پر استعمال کیا جائے—ورنہ یہ قابل تکلیف کھیل یا لوگوں کو دوسروں سے تنہا کرتے ہوئے دردِ دل کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

تاہم بے شمار آوازوں اور انتخابات کے دوران، گلیل کا فروتن مرد ہاتھوں کو کھولے، انتظار کرتے ہوئے کھڑا تھا۔ اُس کا پیغام سادہ سا ہے: ''آ کر میرے پیچھے ہو لے۔''[5] اور وہ کسی طاقتور مائیکروفون سے کلام نہ کرتا تھا، بلکہ دبی ہوئی، ہلکی آواز سے۔[6] معلومات کا سیلاب جو ہمارے چاروں طرف سے آ ٹکراتا ہے اُس کے درمیان بنیادی انجیل کا پیغام کھو جانا بہت آسان ہے۔

پاک صحائف اور زندہ نبیوں کا بتایا ہوا کلام بنیادی اصولوں اور انجیل کی تعلیمات کی تاکید کرتا ہے۔ اور وہ وجہ جس کے لئے ہم ان بنیادی اصولوں اور خالص تعلیمات کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ گہرے مفہوم کی سچائیوں کا دروازہ ہیں۔ وہ اُن اہم الہامی باتوں کے تجربات کا دروازہ ہیں جو بصورت دیگر ہماری سمجھنے کی قوت سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ یہ سادہ بنیادی اصول خدا اور انسان کے ساتھ ہم آہنگی سے زندگی بسر کرنے کی کُنجی ہیں۔

وہ آسمانی دریچوں کو کھولنے کی کُنجیاں ہیں۔ وہ امن، خوشی اور اُس فہم کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہیں جس کا آسمانی باپ نے اپنے اُن بچوں سے وعدہ کیا ہے جو اُس کی سنتے اور اُس کا حکم مانتے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو، ہم تھوڑی سے رفتار کو کم کرنے سے بہتر کریں گے، اپنے حالات کے لئے پُر اُمید رفتا سے آگے بڑھیں، اہم چیزوں پر توجہ کریں، اپنی نگاہوں کو بلند کریں، اور حقیقی طور پر اُن چیزوں کو دیکھیں جو انتہائی اہم ہیں۔ آئیں اُن ابدی فرامین کے بارے آگاہ رہیں جو ہمارے آسمانی باپ نے ہم کو اپنے بچوں کے طور پر دیئے ہیں جو ابدی خوشی کے وعدوں کے ساتھ زرخیز اور پھل آور فانی زندگی کی بنیادوں کو قائم کریں گے۔'' وہ ہم

کو یہ سارے کام حکمت اور ترتیب سے کرنے کی تعلیم دیں گے؛ کیوں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اپنی قوت سے زیادہ دوڑیں، مگر لائق بات یہی ہے کہ ہم کو جانفشان ہونا چاہیے تاکہ اس سے انعام جیتیں۔"[7]

بھائیو اور بہنو، جانفشانی سے اہم کاموں کو کرتے ہوئے ہماری رہنمائی دنیا کے نجات دہندہ کی طرف ہو گی۔ اس لئے ہم مسیح کی بات کرتے ہیں، ہم مسیح میں شادمان ہوتے ہیں، ہم مسیح کی منادی کرتے ہیں، ہم مسیح کی نبوت کرتے ہیں، کہ [ہم] جان سکیں کہ [اپنے] گناہوں کی معافی کے لئے [ہم] کون سا وسیلہ تلاش کریں۔[8] جدید زندگی کی پیچیدگی میں، ابتری میں، اور دوڑ میں، "یہ انتہائی عمدہ طریقہ ہے۔"[9]

پس بنیادیں کیا ہیں؟

جب ہم اپنے آسمانی باپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور انتہائی اہم چیزوں کے بارے اُس کی حکمت کے خواہاں ہوتے ہیں، تو ہم بار بار چار کلیدی تعلقات کی اہمیت کے بارے سیکھتے ہیں: اپنے خدا کے ساتھ، اپنے خاندانوں کے ساتھ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اور اپنے آپ کے ساتھ۔ جب ہم رضا و رغبت والے ذہن کے ساتھ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ ہم کہاں سے زیادہ شاندار راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ ہمارے فہم کی آنکھیں کھل جائیں گی، اور ہم جانیں گے کہ اپنے دلوں کو خالص کرنے اور زندگیوں پر پھر سے توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت کے لئے کیا کرنا ہے۔

پہلا، خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات انتہائی مقدس اور اہم ہیں۔ ہم اُس کے روحانی بچے ہیں۔ وہ ہمارا باپ ہے۔ وہ ہماری خوشی کا خواہش مند ہے۔ جب ہم اُس کو ڈھونڈتے ہیں، جب ہم اُس کے بیٹے یسوع مسیح سے سیکھتے ہیں، جب ہم پاک روح کے اثر کے لئے اپنے دلوں کو کھولتے ہیں، تو ہماری زندگیاں زیادہ قائم اور محفوظ ہو جاتی ہیں۔ جب ہم خدا کے ابدی منصوبے کے مطابق زندگی گزارنے اور اُس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے اپنی طرف سے بہترین کرتے ہیں تو ہم زیادہ امن، خوشی اور تکمیل کا تجربہ کرتے ہیں۔

اپنے آسمانی باپ سے سیکھتے ہوئے ہم اُس کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بناتے ہیں؛ اُس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، اور مستعدی سے یسوع مسیح کی پیروی کرتے ہوئے؛ کیوں کہ "[مسیح] کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا۔"[10] خدا کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے ہم کو اکیلے میں اُس کے ساتھ کچھ معنی خیز وقت گزارنا ہے۔ خاموشی سے روزمرہ کی ذاتی دعا اور مطالعہ صحائف پر توجہ کرتے ہوئے، ہر وقت ہیکل کے موجودہ اجازت نامے کی اہلیت کے خواہاں ہوتے ہوئے—آسمانی باپ کے قریب ہونے کے لئے یہ ہمارے وقت اور کوششوں کا حکمت بھرا سرمایہ ہو گا۔ آئیں زبور میں سے اس کی دعوت پر توجہ دیں "خاموش ہو جاؤ، اور جان لو کہ میں خُدا ہوں۔"[11]

ہمارا دوسرا کلیدی تعلق ہمارے خاندانوں کے ساتھ ہے۔ کیوں کہ یہاں پر کوئی کامیابی ناکامی کی تلافی نہیں کر سکتی،[12] پس ہم کو لازمی طور پر اپنے خاندانوں کو اعلیٰ ترجیح دینی چاہیے۔ مل کر سادہ کام کرتے ہوئے ہم گہرے اور پر محبت خاندانی تعلقات قائم کرتے ہیں، جیسے کہ خاندان کا شام کا کھانا، اور خاندانی شام، اور صرف کھیل و تفریح کرنے سے۔ خاندانی تعلقات میں محبت کا اظہار اُس وقت کے باعث ہوتا ہے جو ہم خاندان کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے وقت نکالنا گھر میں ہم آہنگی کے لئے ایک کلیدی چیز ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہیں، نہ کہ ایک دوسرے کے بارے۔ ہم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور ہم اپنی عام باتوں کے ساتھ ساتھ اپنے اختلافات کو بھی سراہتے ہیں۔ جب ہم خاندانی دعا، مطالعہ صحائف، اور اتوار کی عبادت کے ذریعے مل کر رسائی پاتے ہیں تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ الٰہی بندھن میں قائم ہوتے ہیں۔

تیسرا کلیدی تعلق ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہ تعلق ہم ایک وقت میں ایک دوست سے رکھتے ہیں—دوسروں کی ضرورتوں کے بارے حساس ہوتے ہوئے، اُن کی خدمت کرتے ہوئے، اور اپنا وقت اور صلاحیتیں دیتے ہوئے۔ ایک بہن سے میں بہت متاثر ہوا جو عمر اور بیماری جیسی چنوتیوں کے بوجھ سے دبی ہوئی تھی، اگرچہ وہ کچھ نہ کر سکتی تھی مگر اُس نے فیصلہ کیا، کیونکہ وہ سن سکتی تھی۔ اور پھر ہر ہفتے وہ ایسے لوگوں کو دیکھتی جو پریشانی میں یا مایوسی میں ہوتے اور وہ، اُن کی بات چیت سننے کے لئے اُن کے ساتھ وقت گزارتی۔ وہ بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں کتنی بڑی برکت تھی۔

چوتھا کلیدی تعلق ہمارا اپنے آپ سے ہے۔ اپنے ساتھ تعلق رکھنا عجیب سا لگ سکتا ہے، مگر ہم ایسا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے ساتھ نہیں چل سکتے ہیں۔ وہ سارا دن اپنی تنقید و تحقیر کرتے ہیں جب تک وہ خود سے نفرت کرنی شروع نہ کر دیں۔ کیا میں تجویز دے سکتا ہوں کہ آپ تھوڑی سی دوڑ کو کم کریں اور اپنے آپ کو بہتر طور پر جاننے کے لئے تھوڑا زائد وقت لیں۔ فطرت میں چلیں، سورج طلوع ہوتے دیکھیں، خدا کی تخلیقات سے لطف اندوز ہوں، بحال کردہ انجیل کی سچائیوں پر غور و خوض کریں، اور ڈھونڈیں کہ ذاتی طور پر اُن کا آپ کے لئے کیا مقصد ہے۔ اپنے آپ پر اس طرح سے دیکھنا سیکھیں جیسے آسمانی باپ آپ کو—اپنی قیمتی بیٹی یا بیٹے کے طور پر الٰہی قوت کے ساتھ دیکھتا ہے۔

خالص انجیل میں خوش ہوں۔

بھائیو اور بہنو، آئیں دانا بنیں۔ آئیں یسوع مسیح کی بحال کردہ انجیل کے خالص تعلیمی پانیوں کی طرف رجوع کریں۔ آئیں خوشی سے اُن میں، اُن کی سادگی میں اور یکسانیت میں حصہ لیں۔ آسمان پھر سے کھلے ہیں۔ ایک مرتبہ پھر یسوع مسیح کی انجیل زمین پر ہے، اور اس کی سادہ سچائیاں خوشی کا کثیر ذریعہ ہیں!

بھائیو اور بہنو، حقیقت میں ہمارے پاس خوشی کی ایک اہم وجہ ہے۔ اگر زندگی اور اُس کے دوڑنے کی رفتار اور بہت ساری صعوبتوں نے آپ کے لئے خوشی کو محسوس کرنا مشکل کر دیا ہے، تو پھر شاید یہی بہتر وقت ہے کہ اُن پر پھر سے توجہ مرکوز کریں جو انتہائی اہم معاملات ہیں۔

مضبوطی غضبناک حالت سے نہیں آتی بلکہ سچائی اور روشنی کی مضبوط بنیادوں پر قائم رہتے ہوئے آتی ہے۔ یہ ہماری توجہ اور کوششوں کو یسوع مسیح کی بحال کردہ انجیل کی بنیادوں پر رکھنے سے آتی ہے۔ یہ اُن الٰہی چیزوں پر توجہ دیتے ہوئے آتی ہے جو انتہائی اہم ہیں۔

اپنی زندگیوں میں سادگی کی اعلیٰ خوبصورتی، مسیحی شاگردیت کی فروتن راہ پر پھر سے توجہ مرکوز کرنے کے لئے ضروری تبدیلیاں کریں—ایسی راہ جو ہمیشہ زندگی کے مقصد، خوشی، اور امن کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اس کے لئے میں دعا کرتا ہوں اور اپنی برکت یسوع مسیح کے نام میں آپ کو دیتا ہوں۔ آمین۔

نوٹس

۱۔ مہاتما گاندھی، in Larry Chang, *Wisdom for the Soul* (۲۰۰۶)، ۳۵۶۔
۲۔ ڈیلن ایچ اوکس، “Good, Better, Best,” *Liahona*, نومبر ۲۰۰۷ء، ۱۰۷۔
۳۔ لیونارڈو ڈا ونچی in John Cook, comp., *The Book of Positive Quotations,* دوسرا ایڈیشن۔ (۱۹۹۳)، ۲۶۲۔
۴۔ ونس لومبارڈی in Donald T. Phillips, *Run to Win: Vince Lombardi on Coaching and Leadership* (۲۰۰۱)، ۹۲۔
۵۔ لوقا ۱۸:۲۲
۶۔ دیکھئے ۱ سلاطین ۱۹:۱۲
۷۔ مضایاہ ۴:۲۷
۸۔ ۲۔ نیفی ۲۵:۲۶
۹۔ ا۔ کرنتھیوں ۱۲:۳۱؛ عیتر ۱۲:۱۱
۱۰۔ یوحنا ۱۴:۶
۱۱۔ زبور ۴۶:۱۰
۱۲۔ J. E. McCulloch, *Home: The Savior of Civilization* (1924), 42; see also Conference Report, Apr. 1935, 116.

© 2010 by Intellectual Reserve, Inc. جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ انڈیا میں چھپا۔ اجازت برائے انگریزی: 6/09۔ اجازت برائے ترجمہ: 6/09۔ Visiting Teaching Message, November 2010 کا Urdu ترجمہ۔ 09371 434